آرزو

نور شاہ

14،لل دید کالونی،غوری پورہ لنک روڈ،راول پورہ،سری نگر(کشمیر)موبائل:9906771363

''محبت حشمت دیکھتی ہے اور نہ غربت۔''

''یہ کتابی باتیں ہیں۔''

''میں کتابوں کی نہیں اپنی بات کر رہی ہوں۔''

''کہنا کیا چاہتی ہو؟''

''میں آپ کی بیوی ہوں۔شریک سفر ہوں۔آٹھ سال سے آپ کے ساتھ اسی گھر میں رہ رہی ہوں اور بخوبی جانتی ہوں کہ آپ کی خدمت اور آپ کی دیکھ بھال کرنا،آپ کے دُکھ سکھ میں شریک ہونا اور آپ کی چھوٹی بڑی ضرورتوں کی جانب توجہ دینا میرا فرض ہے۔اخلاقی اور مذہبی فرض ایک سماجی پابندی ہے میرے لیے۔میں یہ فرض،یہ ذمہ داری بڑی صدقِ دلی سے نبھاتی آرہی ہوں اور کوشش کرتی آرہی ہوں کہ آپ کی زندگی کے سفر کا ہر ہر قدم محبتوں کی خوشبو سے لبریز ہو۔میں نے اس گھر اور گھر گرہستی کو خلوص دل سے سنبھال کر رکھا ہے،وہ اس لیے بھی کہ یہ آپ کا گھر ہے،میرا گھر ہے۔ہم دونوں کا بسیرا ہے اور سب سے بڑی بات یہ.....!!

''بڑی بات کیا.....؟''

''میں آپ.....آپ سے بے انتہا محبت کرتی ہوں۔اس قدر محبت کہ اس کی گہرائی،اس کی شدت کا احساس شاید آپ کو نہیں ہے،لیکن مجھے دُکھ بھی ہے۔''

''دُکھ کس بات کا.....؟''

''ان آٹھ برسوں میں،میں آپ کے یہ اثاثے،یہ زمین وزراعت، یہ جائیدادیں سنبھالنے سنوارنے کے لیے وارث نہ دے سکی۔وہ مسکراہٹیں نہ دے سکی جو معصوم بچوں کے ہونٹوں پر کھلتی ہیں۔نہ تو آپ نے گڑے گڑیوں کے کھیل دیکھے اور نہ ہی مٹی کے گھروندے،پر اس میں میرا کیا قصور۔اللہ کی رضا کے سامنے سر جھکانا بھی ایک عبادت ہے۔شاید میری عبادت قبول نہیں ہوئی۔اسی لیے تو میں نے کئی بار کہا تھا''

''کیا کہا تھا.....؟''

''شاید آپ کو وارث مل جائے۔آنے والے دنوں کے لیے سہارا مل جائے.....!''

''کیسے.....!!''

''دوسری شادی کر کے،لیکن آپ تو ہر بار انکار کرتے اور اب.....''

''اب کیا.....؟''

''آپ دوسری شادی کرنے کے لیے بضد ہیں۔''

''ہاں آرزو میری خواہش کی تکمیل کے لیے میرا ساتھ دینا چاہتی ہے۔''

''آرزو''

''اُس کا نام آرزو ہے۔اُس کی ایک شرط بھی ہے۔''

''وہ کیا.....؟''

''وہ نہیں چاہتی کہ تم بھی اسی گھر میں رہو۔''

''میں.....میں کہاں جاؤں گی.....میرا کون ہے اب یہاں اس جہاں میں آپ کے بغیر...آپ بے شک شادی کرلیجیے، دوسری شادی....آرزو کو ہی اپنا لیجیے،لیکن مجھے میرے ہی گھر سے بے گھر مت کیجیے۔میں اسی گھر میں پڑی رہوں گی ایک گوشے میں۔آپ کی خدمت کرتی رہوں گی، زندگی کی آخری سانس تک۔آرزو کی گھر گرہستی سنبھالنے میں مدد کروں گی۔''

''لیکن یہ آرزو کو منظور نہیں۔''

''اور آپ کو.....!''

''میں مجبور ہوں اور مجبوراً مجھے.....!''

''آپ کو کیا.....؟''

''کوئی راستہ اختیار کرنا ہوگا۔''

''کیسا راستہ اور کس لیے۔''

''تم کو اس گھر.....گھر گرہستی اور آرزو سے دور رکھنے کے لیے۔''

''میں نے آرزو کا ایسا کیا بگاڑا ہے۔اگر آرزو میری جگہ ہوتی تو کیا

وہ ایسا ہی کرتی۔''

''میں نہیں جانتا۔''

''آپ نے پوچھا نہیں آرزو سے.....؟''

''نہیں''

''تو آپ جانتے ہی کیا ہیں؟''

''صرف یہ کہ آرزو اس گھر میں آئے گی اور تم کو اس گھر سے جانا ہوگا...ہمیشہ کے لیے''

''گہری اُداسیوں کا لبادہ اوڑھے میں کہاں جاؤں گی.....اور پھر مجھے اپنے ہی گھر سے کسی کے کہنے یا چاہنے سے بے گھر کیسے کیا جاسکتا ہے۔اس گھر کے در و دیوار نے لمحہ لمحہ میری حفاظت کی ہے۔ مجھے تحفظ دیا ہے۔ یہ تحفظ مجھے کہاں اور کیسے ملے گا۔ یہاں میری آٹھ سالہ ازدواجی زندگی کے ان گنت راز، ان گنت یادیں، کھٹی میٹھی، آدھی ادھوری یادیں میری چاہت کی گواہ ہیں۔ یہ ساری یادیں آپ سے وابستہ ہیں، آپ کے گھر سے وابستہ ہیں۔ میری محبت ان یادوں کی مرہونِ منت ہیں۔ اب آپ ہی بتایئے مجھے کیسے گھر سے بے گھر کیا جاسکتا ہے۔''

''طلاق دے کر۔''

''طلاق.....؟''

''ہاں طلاق۔''

''اور اگر میں طلاق لینے سے انکار کردوں تو.....؟''

''سہ طلاق.....آرزو کو پانے کے لیے میں اس حد تک بھی جاسکتا ہوں۔ کیونکہ میں وقت کے بہتے دریا میں ڈوب چکا ہوں۔ اپنے آپ، اپنے وجود اور اپنے آس پاس سے بے خبر ہو چکا ہوں۔''

''آپ اب بھی وقت کو تھام سکتے ہیں۔''

''کیسے.....؟''

''کسی بے سہارا معصوم بچے کو گود لے کر.....ایسا کر کے ایک بے سہارا کو سہارا مل سکتا ہے اور آپ کی وراثت کو وارث.....میں وعدہ کرتی ہوں کہ اُس وارث کو میں سنبھال لوں گی، سنوار لوں گی، دیکھ بھال کروں گی، اپنے خونِ جگر سے پالوں گی، پڑھاؤں گی، لکھاؤں گی، ماں بن کر آپ کا بیٹا کہلانے کے قابل بناؤں گی۔''

''میں ایسا نہیں کر سکتا۔ ایسا کر کے میں آرزو کو اپنی آرزو میں کیسے بدل سکتا ہوں۔ ایسا ممکن نہیں ہے میرے لیے اور پھر.....!''

''پھر کیا.....؟''

''طلاق دینے سے روک کون سکتا ہے.....؟''

''میں''

''تم بھی نہیں.....تم سن رہی ہونا۔ میں سنجیدہ ہوں بہت سنجیدہ ہوں.....یہ کیا.....یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ میری بات سن کر تمہیں مایوس ہونا چاہیے تھا؟ لیکن تم.....؟''

''میں کیا.....؟''

''تم ہنس رہی ہو۔''

''ہاں میں ہنس رہی ہوں، لیکن ابھی میری یہ ہنسی بے آواز ہے، بے عنوان ہے۔ دُعا کیجیے کہ یہ ہنسی بے آواز ہی رہے، بے عنوان ہی رہے، ورنہ.....!''

''ورنہ کیا.....؟''

''ناصر صاحب معصوم بننے کی کوشش مت کیجیے۔ آپ شاید نہیں جانتے، یا جانتے ہوئے بھی انجان بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ مت بھولیے کہ ایسا کرنے کے لیے آپ کو.....!''

''مجھے کیا.....تم کہنا کیا چاہتی ہو؟''

''وقت نے زبردست کروٹ بدلی ہے۔ اب ایسا کرنے کے لیے آپ کو تین سال جیل میں گزارنے ہوں گے.....اکیلے.....تنہا.....کوئی آرزو نہ ہوگی وہاں اور پھر ان تین سالوں کے دوران بہت سارے دیکھے اَن دیکھے خواب آپ کے لیے صرف ایک آرزو بن کر رہ جائیں گے۔ بہت سارے خواب جاگنے سے پہلے ہی ٹوٹ جائیں گے۔ آرزو کے پھول کھلنے سے پہلے ہی مرجھا جائیں گے.....یوں میری جانب کیا دیکھے جارہے ہیں۔ میں سنجیدہ ہوں بہت سنجیدہ۔ اور شاید یہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ آٹھ برس قبل میں آپ کی زندگی میں آرزو بن کر آچکی ہوں.....میں.....جارہی ہوں۔''

''کہاں جارہی ہو.....؟''

''گھر سے باہر نہیں جارہی ہوں۔ آپ کی نظروں سے بھی دور نہیں جارہی ہوں اور کبھی بھی نہ جاؤں گی۔ ہمیشہ یہیں رہوں گی.....اپنے گھر میں.....آپ کے ساتھ.....ہاں ذرا چائے بنانے جارہی ہوں، اپنے لیے اور آپ کے لیے۔''

''آرزو.....''

''میرا نام آرزو نہیں، جنت ہے اور جنت اپنانے کی آرزو کسے نہیں ہوتی.....!!''

◆◆◆

◆◆◆